© rasailojaraid.com



# تعارف وتبصرہ کتب

| | |
|---|---|
| فتاویٰ رحمانی | مولوی عبدالخالق اسداللہ طور حصاری |
| صفحات | ۵۴ |
| قیمت | ۲/- روپے |
| پتہ | شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور |

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضورؐ سے بارہ ہی سوال صحابہؓ نے پوچھے تھے جو سب کے سب قرآن میں ہیں، اس کتاب میں بس انہی بارہ سوالات اور جوابات کی تشریح و توضیح ہے۔ کتاب کے شروع میں مؤلف نے "۱۲" عدد کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے اور اس سے بھی پہلے اپنے سوانح اور تعارف کا تذکرہ ضروری سمجھا ہے۔

موضوع جتنا دلچسپ ہے، سامان اتنے دلچسپ نہیں ہیں، عبارت گنجلک، بات بوجھل اور ترتیب غیر جاذب سی ہے۔ بایں ہمہ یہ پڑھنے کی چیز ہے۔ (عزیز زبیدی)

(۲)

| | |
|---|---|
| نام کتاب | آئینۂ نبوت |
| مرتبہ | جناب محمد منیر صاحب قمر سیالکوٹی |
| ضخامت | ۲۸۰ صفحات درمیانہ سائز |
| کتابت، طباعت، کاغذ | عمدہ |
| ناشر | بزم الہلال جامعہ سلفیہ لائل پور |
| قیمت | درج نہیں ہے۔ |

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ لائل پور کے طلبہ نے "بزم الہلال" کے نام سے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے جو ایک مجلہ "الہلال" شائع کرتی ہے۔ یہ زیادہ تر طلبہ کی تحریری کاوشوں پر مشتمل ہوتا ہے۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



زیرِ نظر کتاب اسی مجلۂ البلاغ کی خصوصی اشاعت ہے۔ اس کا موضوع سیرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور یہ سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر لکھے ہوئے تقریباً پچاس مقالات کا مجموعہ ہے۔ بیشتر مضامین جامعہ سلفیہ کے ہونہار طلبہ کے لکھے ہوئے ہیں۔ ایسے پاکیزہ موضوع سے طلبہ کی دلچسپی بجائے خود قابلِ ستائش ہے۔ لیکن کتاب پر تبصرہ کرتے وقت ہم گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل" کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ ایک طرف تو طلبہ کا اخلاص اور جذبہ حُبِّ رسولؐ ہے۔ جس کے لیے وہ بجا طور پر تحسین اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔ دوسری طرف جب ہم قدم قدم پر زبان و بیان، املا اور کتابت کی فاحش غلطیاں دیکھتے ہیں تو لامحالہ یہ رائے قائم کرنی پڑتی ہے کہ نہ موضوع کا حق ادا کیا گیا ہے، نہ مضامین کی تہذیب پر کما حقہٗ عرقریزی کی گئی ہے اور نہ مناسب پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ ہم یہاں "مشتے نمونہ از خروارے" صرف چند غلطیوں کی نشاندہی پر اکتفا کریں گے۔

۱۔ "خیر البشر غائب دان نہ تھے (صفحہ ۲۵۳) یہ ایک مضمون کا جلی عنوان ہے۔ غیب دان کو "غائب دان" لکھنا افسوسناک ہے۔ مضمون کے اندر بھی کئی جگہ غیب کی جگہ غائب لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۵۵ پر حضرت ربیع بنت معوذ کی بجائے ربیعہ بنت معوذ قلمبند کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب کے فاضل مرتب اور کئی دوسرے مضمون نگاروں نے جگہ جگہ "نہ ہی" کی ترکیب استعمال کی ہے۔ نہ کے معاً بعد ہی کا استعمال زبان کے معائب میں شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح دھوکا کی بجائے جگہ جگہ دھوکہ لکھا گیا ہے۔

۳۔ صفحہ ۱۷ کی آخری سطر کے بعد کچھ فقرے ترک ہو گئے ہیں۔

۴۔ ایوان سناٹے میں آ گئے — مجوسیت کے اوراق خزاں جھڑنے لگے۔ ہر قسم کی پرستیاں اس وقت کی فطرتِ ثانیہ تھیں (صفحہ ۱۸) یہ کیسی زبان ہے؟

۵۔ شروع میں مسلمانوں نے ایک دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی (۱۹) حالانکہ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ مسلمانوں نے حبشہ کو دو بار ہجرت کی۔

۶۔ "کئی دنوں کے دل گداز سفر کے بعد" (صفحہ ۱۹) پرصعوبت سفر کو دل گداز لکھنا ستم ظریفی ہے۔

۷۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ آپؐ مجھے شرف میزبانی بخشیں (صفحہ ۱۹) یہاں مجھے کے بجائے اسے ہونا چاہیے تھا۔

۸۔ ظلالت و گمراہی (صفحہ ۲۸) ضلالت و گمراہی لکھنا چاہیے تھا۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



۹۔ "چچا کے ہمراہ سفر شام کی سعادت نصیب ہوئی" (صفحہ ۳۹) بھلا حضورؐ کے لیے شام کا سفر کون سی سعادت کا باعث تھا۔

۱۰۔ "میں نے اس کے اندر ہر وہ نشانیاں اور خدوخال پائے جو پیغمبر کی نشانی ہماری کتب میں موجود تھی (صفحہ ۴۰) یہ فقرہ زبان کے لحاظ سے یکسر غلط ہے۔

۱۱۔ کمیٹی قائم کر کے یہ پاس کیا (صفحہ ۴۰) پاس کیا کی بجائے عہد کیا زیادہ موزوں تھا۔

۱۲۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اس طرح کھینچتی ہے (صفحہ ۴۲) ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ہے کی بجائے ہیں لکھا جائے۔

۱۳۔ بھوڑوں کا بھوج (صفحہ ۴۲) یعنی چہ؟

۱۴۔ جنگ طبوس (صفحہ ۴۸) ہم نے حرب بسوس کا نام تو سنا ہے لیکن "جنگ طبوس" کا نام کبھی نظر سے نہیں گزرا۔

۱۵۔ آتش غضب پھڑک اٹھی (صفحہ ۵۰) یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کہ بھڑک کی جگہ پھڑک لکھا گیا۔

۱۶۔ اسمٰعیل سمیع اللہ (صفحہ ۵۰) حضرت اسماعیلؑ کا لقب ذبیح اللہ تھا۔

۱۷۔ یہ لوگ (یعنی قریش) اونٹوں، گھوڑوں ........ کے ریوڑ لیے پھرتے تھے (صفحہ ۴۸) یہ تمام قریش کا شعار نہیں تھا۔ قریش الظواہر کی زندگی بلاشبہ بدویانہ تھی لیکن قریش البطاح متمدن لوگ تھے اور ان کا مستقل قیام مکہ میں تھا۔

۱۸۔ اور کوئی یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا۔ (صفحہ ۵۰) اس کی بجائے "اور کوئی یہ کام نہیں کر سکتا" ہونا چاہیئے تھا۔

۱۹۔ ایک مشرک نے ....... سعدؓ بن ابی وقاص کو زخمی کر ڈالا ........ (صفحہ ۵۳) واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ فی الحقیقت حضرت سعدؓ نے ایک مشرک کو زخمی کیا تھا اس طرح وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے راہِ حق میں خونریزی کی۔

۲۰۔ نچلہ درجہ (صفحہ ۵۵) صحیح زبان "نچلے درجہ" ہے۔

۲۱۔ حضرت خبابؓ بن الارث (صفحہ ۵۶) صحیح نام خبابؓ بن الاَرَتّ ہے۔

۲۲۔ حضرت ابوفکیہہ جہنی (صفحہ ۵۶) حضرت ابوفکیہہ جہنی نہیں بلکہ ازدی تھے۔

۲۳۔ حضرت جعفر بن طیار (صفحہ ۵۷) حضرت جعفرؓ کا لقب طیّار تھا اور ابوطالب کے بیٹے تھے۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


۲۴۔ صفحہ ۷۰ پر "مواخاۃ" کے عنوان کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ "عقد مواخاۃ" کے واقعہ کی صحیح عکاسی نہیں کرتا۔ حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی تھی۔

۲۵۔ منافقین کے ساتھ نہایت رواداری کا سلوک برتتے ہوئے انھیں بے وقوف بنائے رکھا۔ (صفحہ ۷۱) کیا فاضل مضمون نگار کو علم نہیں کہ کسی کو بے وقوف بناتے سے ذم کا پہلو نکلتا ہے وہ اپنا مافی الضمیر احسن پیرائے میں بھی بیان کر سکتے تھے۔

۲۶۔ قیصر و کسریٰ کے تاجدار (صفحہ ۶۹) یعنی چہ؟

۲۷۔ مکی زندگی (محکوم کی زندگی) صفحہ ۶۸۔ جناب نائب شیخ الحدیث سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ مکی زندگی کو محکوم کی زندگی قرار دیں اور حضورؐ کو محکوم سیاست دان لکھیں۔ حضورؐ مکہ میں کس کے محکوم تھے؟

۲۸۔ مالدار عورت تھی (صفحہ ۷۲) ادب "مالدار خاتون تھیں" لکھنے کا متقاضی تھا۔

۲۹۔ زید بن دغنہ — عضل و فارہ (صفحہ ۷۶) زید بن دثنہ اور عضل و قارہ لکھنا چاہیے تھا۔

۳۰۔ زاد المصادر میں علامہ ابن قیم لکھتے ہیں (صفحہ ۱۴۳) علامہ ابنِ قیمؒ کی کتاب کا نام زاد المعاد ہے نہ کہ زاد المصادر۔

۳۱۔ صفحات ۱۸۱ تا ۱۸۵ پر کئی غزوات، مقامات وغیرہ کے نام غلط لکھے گئے ہیں اور پھر سنہ ہجری دیا ہی نہیں گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

بعض مضامین میں واقعاتی اور تاریخی تسامحات بھی کھٹکتے ہیں۔

ہم اپنے عزیز طلبہ کو مشورہ دیں گے کہ وہ کسی دینی اور علمی موضوع پر قلم اٹھاتے وقت زیادہ تحقیق و تفحص سے کام لیا کریں۔ معیاری تحریر و نگارش سخت محنت اور جگر کاوی کا مطالبہ کرتی ہے۔ انشا پردازی بھی ایک فن ہے اور زبان کی نزاکتوں کو سمجھے بغیر کوئی شخص اچھا انشا پرداز نہیں بن سکتا۔ ہم جامعہ کے فاضل اساتذہ سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ طلبہ کو صحیح اردو زبان سکھانے پر بھی خاص توجہ دیں اور چھاپنے سے پہلے ان کے مضامین بنظرِ تعمق دیکھ لیا کریں۔ یہ سطور لکھنے سے ہمارا مقصد بخدا یہ نہیں ہے کہ طلبہ کی دل شکنی ہو بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں ان کی مناسب تربیت اور رہنمائی ہونی چاہیے اگر اس کا معقول انتظام کر دیا گیا تو ہمیں یقین ہے کہ یہی طلبہ ایک دن ملک کے بہترین انشا پرداز بن جائیں گے اور ان کی تحریری کاوشیں وطنِ عزیز میں دینِ حق کو سربلند کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔

(طالب ہاشمی)


© rasailojaraid.com